محترمہ شگفتہ نعمت *

اسلام اور عورت کی آزادی

اسلام اور مغربی تہذیب کے اصولوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اسلام کا مقصد ایک صالح اور پاکیزہ معاشرہ کی تعمیر کرنا ہے۔ اور اس معاشرے کی تعمیر میں مرد اور عورت دونوں برابر کے شریک ہیں، لیکن دونوں کے دائرہ کار اور عمل مختلف ہیں۔ اس کے برعکس مغربی تہذیب کا مقصد یہ ہے کہ زندگی کے معاملات میں عورت اور مرد کو یکساں شریک کر کے مادی ترقی کی رفتار تیز کی جائے، دونوں صنفوں کو برابری دی جائے کہ عورت مرد کے شانہ بشانہ چل کر زندگی کے ہر معاملہ میں اس کا بھرپور ساتھ دے اور ان دونوں کے درمیان تمام حجابات اٹھا دیئے جائیں تاکہ ان کی زندگی ترقی پذیر اور پرلطف ہو، جبکہ اسلام میں مرد اور عورت کے آزادانہ اختلاط کو روکا گیا ہے۔ اور ان اسباب کا قلع قمع کیا گیا ہے، جو اس نظم وضبط میں برہمی پیدا کرتے ہیں۔

اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے عورت کو اس کا صحیح حق دیا۔ اس کی عزت وعصمت کی حفاظت کی ذمہ داری لی۔ اس کو عظمت واحترام کے بلند ترین مینارے پر بٹھایا۔ یہاں تک کہ جنت جیسی عظیم اور دائمی نعمت کو اس کے قدموں کے نیچے رکھ دیا کیونکہ وہ عورت کو اس کا حق دینا چاہتا ہے، اس کو رسوائی کے گڑھے میں ڈالنا نہیں چاہتا۔

اسلام آنے سے قبل عورت کی حالت نہایت بدتر اور مظلوم تھی، وہ ہر قوم، ہر ملک، ہر خطہ میں مظلوم اور بے سہارا تھی، اسلام نے عورت کو ظلم کے گرداب سے نکالا، اس کو انصاف دیا، اس کو اسکا حقیقی دائرہ کار بتایا، اسکی عزت وعظمت کی حفاظت کی ذمہ داری لی، معاشرہ کو اسکا ادب واحترام سکھایا، لیکن دوسری طرف مغربی تمدن میں اسکے حقوق اسی طرح پامال ہوتے رہے، وہ ہر طرح کا ظلم سہتی رہی۔ پھر جب مغربی تمدن کو ہوش آیا تو عورت کی آزادی اور مساوات کا تصور ابھرا، اس کو مرد کے برابر لاکھڑا کیا، اور اسکو احساس دلایا گیا، کہ وہ کسی بھی حالت میں مرد سے کم نہیں ہے، وہ ہر کام کرسکتی ہے، ہر عہدہ اور منصب حاصل کرسکتی ہے، وہ ہر طرح سے آزاد ہے، اسی لئے عورت کو بھی وہ تمام حقوق ملنے چاہئیں جو ایک مرد کو حاصل ہیں، یعنی عورت پر ہر طرح کے ظلم واستیصال کے بعد ان کو احساس بھی ہوا تو عورت کی فطرت کا بالکل خیال نہیں رکھا گیا، اللہ نے فطری طور پر عورت کو نازک اور مرد کو طاقتور بنایا ہے۔ اسلیئے اسلام نے عورت کی فطرت کا خیال

---

* ریسرچ اسکالر، شعبہ دینیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

رکھتے ہوئے دونوں کے دائرہ کار الگ الگ متعین کئے۔ مرد کے ذمہ ان حقوق کو واجب کیا جو اس کی طاقت اور فطرت کے تقاضا سے اس پر لاگو ہوتے ہیں اور عورت کی نازک فطرت کی بدولت اس کے حقوق الگ متعین کئے۔ لیکن مغربی تہذیب نے مرد اور عورت دونوں کو ایک ساتھ کھڑا کر دیا۔ یہ بات عورت کے لئے بھی دلچسپ تھی' اس نے اس بات کو تسلیم کیا کہ آج تک محض اس پر ظلم وجور ہی ہوتا رہا ہے' اور آج نئی تہذیب نے اس کے جذبات کا خیال رکھا۔

لٰہذا وہ دھیرے دھیرے معاشی' معاشرتی' اور تہذیبی امور میں مرد کی شریک بنتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ اس کا وجود زندگی کے ہر شعبہ میں ضروری قرار پایا۔ اس کے بغیر زندگی بے کیف اور بے لطف تصور کی جانے لگی' عورت نے اسے ترقی کی طرف پیش رفت سمجھا اور وہ خود ایک کے بعد دوسرا قدم اٹھانے کے لئے بے چین ومضطرب رہنے لگی۔ وہ اس کے ظاہری حسن پر فریفتہ تھی' لیکن اس کے باطن میں چھپی ہوئی خرابیوں کو نہ دیکھ سکی' کیونکہ اس کے نزدیک مغربی تہذیب نے اس کو ظلم سے نجات دلائی' لیکن عورت کو اسکے انجام کا احساس نہیں ہوا۔ عورت کی اس آزادی کے بہت ہی گھناؤنے انجام سامنے آچکے ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ زندگی کے ہر شعبہ میں عورت اور مرد کے آزادانہ اختلاط کی وجہ سے جنسی آوارگی کا رجحان پیدا ہوا۔ فواحش کی کثرت عام ہوئی' بداخلاقی' نفس پرستی اور لذات جسمانی اس حد تک پہنچ گئی کہ مرد اور عورت' جوان اور بوڑھے سب شہوانیت میں حد سے گزرنے لگے' نتیجہ تباہی وبربادی کے سوا کچھ نہ ہوا۔

تاریخ شاہد ہے کہ عورت جب بھی اس غرض سے باہر نکلی کہ وہ کسی بھی طرح مرد سے کمتر نہیں ہے بلکہ وہ بھی اس کے برابر ہے' تو نتیجہ جنسی آوارگی کے سوا کچھ نہ ہوا' کیونکہ جنس مخالف ایک دوسرے کیلئے باعث کشش ہوتے ہیں۔

اسلام دین فطرت ہے۔ وہ ہر چیز کو اس کی فطرت پر رکھتا ہے' کیونکہ اگر کسی چیز کو اس کی فطرت پر رکھا جائے تو صحیح سلامت اور پُر امن ہوتی ہے اسی لئے اس نے مرد اور عورت دونوں کے دائرہ کار الگ الگ متعین کئے۔

۲۔ مرد اور عورت کے آزادانہ اختلاط سے دوسری بربادی خاندانی نظام کی ہے۔ کیونکہ پھر مردوں اور عورتوں میں یہ صلاحیت باقی نہیں رہتی کہ ازدواج کی ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے نبھا سکیں' ان کی اخلاقی کیفیت کا اثر یہ ہوتا ہے کہ نسل کی تربیت بدتر سے بدترین ہوتی چلی جاتی ہے' اور انداز میں خودسری اتنی سرایت کر جاتی ہے کہ تمدن کا شیرازہ بکھرنے لگتا ہے۔ اس کے بالمقابل اسلام کے نزدیک خاندان کی بنیاد پر معاشرہ کی تعمیر ہوتی ہے' خاندان کی ترقی خاندان کی بربادی معاشرے کی بربادی ہوتی ہے۔ اسلام ایک مضبوط اور پائیدار خاندان کو معاشرے کی ترقی کے لئے فراہم کرنا چاہتا ہے اور ان عوامل کو ان سے دور رکھنا چاہتا ہے جو اس کو منہدم کر دیں۔

۳۔ عورت اور مرد کے آزادانہ اختلاط سے تیسری بربادی یہ ہوئی کہ وہ اپنے حقوق وذمہ داریوں کو یکسر فراموش کر چکی' اس کو صرف اتنا ہوش ہے کہ وہ مرد کے برابر ہے' یہاں تک کہ اس نے اپنے ممتا کے احساسات اور جذبات جو ہر

ماں میں فطری طور پر پائے جاتے ہیں کچل ڈالا، اور محسوس کرنے لگی کہ نسل انسانی پر جتنی ذمہ داریاں مرد پر عائد ہوتی ہیں اتنی ہی عورت پر۔ حالانکہ اس سلسلہ میں اسلام ایک معتدل اور متوازن نقطۂ نظر کا حامل ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی عورت گھر سے نکل کر شمع محفل بنی مجلسوں اور محفلوں کی رونق بڑھانے لگی تو ترقی تو نہیں البتہ اس کے ذریعہ جنسی آوارگی پھیلی، جو گندگی بند کمروں میں ناقابل برداشت ہے وہ کھلم کھلا بازاروں اور سڑکوں میں پھیلنے لگی۔ یہاں تک کہ قابل احترام رشتے بھی اس سے محفوظ نہیں رہ سکے۔

تاریخ اس بات کی بھی شاہد ہے کہ دنیا نے جب بھی اسلام کے اصولوں کو اپنایا اور مرد اور عورت اسلام کے بتائے ہوئے دائرہ کار کے اندر رہے، تو دنیا سے تمام برائیاں اور بدکاریاں مٹ گئیں یہاں تک کہ مسلمانوں نے تمام دنیا پر حکومت کی۔ دینی اور دنیاوی اعتبار سے ترقی کے اعلیٰ مدارج طے کئے کہ جس کو پڑھ کر انسان حیران و ششدر رہ جاتا ہے۔

اسلام نے عورت اور مرد کے آزادانہ اختلاط کو حرام اور قابل نفرت قرار دیا، لیکن دائرہ ازدواج کے اندر اسی تعلق کو مستحسن اور کار ثواب بنایا، اور نکاح سے بے رغبتی کو ناپسند کیا، تاکہ فواحش اور بے حیائی کے تمام دروازے بند کردیئے جائیں، اور جنسی میلان کو خاندان کی تخلیق اور استحکام کا ذریعہ بنایا۔ عورت کو گھر کی ملکہ بنایا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وقرن في بيوتكن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى (سورہ الاحزاب: ۳۳) ''اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور جاہلیت کی عورتوں کی طرح بن سنور کر نہ نکلو۔''

لیکن عورت ضرورت کے وقت اسلامی حدود کا لحاظ رکھتے ہوئے گھر سے باہر نکل سکتی ہے۔ اسلام نے معاشی اعتبار سے بھی عورت کو بہت مضبوط کر دیا ہے۔ تاکہ سماج میں اس کی قدر و منزلت برقرار رہے۔ جیسا کہ اس کو وراثت کے حقوق دیئے۔ باپ، شوہر، اولاد اور قریبی رشتہ داروں سے اس کو وراثت ملتی ہے۔ اس کے علاوہ شوہر کی طرف سے وہ مہر کی حقدار ہے۔ وہ ان پیسوں کو تجارت میں لگا کر ترقی حاصل کر سکتی ہے، اس مال پر صرف اسی کا حق ہے۔ اگرچہ وہ معاشی اعتبار سے کتنی ہی مضبوط کیوں نہ ہو شوہر پر اس کے نان و نفقہ کی ذمہ داری ہے۔ اسلام میں عورت کی معاشی حالت بہت مستحکم ہے۔

اسلام عورت کو شوہر کے انتخاب کی پوری آزادی دیتا ہے۔ اگر وہ اپنی مرضی سے نکاح کر لے تو ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں کو اس کو روکنے کا کوئی حق نہیں۔ اس کی رضامندی کے خلاف ماں باپ کسی اور سے اس کا نکاح نہیں کر سکتے، لیکن اگر وہ جذبات میں کوئی غلط قدم اٹھاتی ہے تو اس کے اولیاء کو اس کو روکنے کا پورا حق ہے۔

عورت ایک ناپسندیدہ اور ظالم شوہر سے خلع لے کر آزاد بھی ہو سکتی ہے۔ بیوہ اور طلاق شدہ کو نکاح ثانی کا حق حاصل ہے۔

اس کے علاوہ شوہر کو بیوی پر جو حقوق دیئے گئے ہیں ان کو استعمال میں حسن سلوک اور خیر خواہی کی تعلیم دی گئی ہے۔ اسلام اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ عورت کے ساتھ محبت واخلاص، ہمدردی وایثار کا رویہ اختیار کیا جائے۔ اسلام میں اس جذبہ کی عورت اور مرد کے درمیان تعلقات میں اساسی اہمیت ہے۔ اسلام نے اس معاملہ میں بے نظیر کامیابی حاصل کی ہے۔ قرآن کا ارشاد ہے: "وعاشروھن بالمعروف" (عورتوں کے ساتھ نیکی کا سلوک کرو) ولا تنسوا الفضل بینکم (اور آپس کے تعلقات میں فیاضی کو نہ بھولو)

نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو بیویوں کے ساتھ اچھے اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ لطف و مہربانی کا سلوک کرنے والے ہیں۔

اسلام نے عورتوں کے لئے تعلیم کو اسی طرح قرار دیا، جس طرح مردوں کے لئے۔ نبی ﷺ سے مرد اور عورت دونوں ہی تعلیم حاصل کرنے آتے تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ نہ صرف عورتوں کی معلّمہ تھیں بلکہ بڑے بڑے صحابہ ان سے حدیث، تفسیر اور فقہ کی تعلیم حاصل کرتے۔

اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے عورت کو ذلت وعار کے گڑھے سے نکال کر عزت وشرف بخشا اور عورت کے وجود کو خواہ وہ بیٹی ہو، ماں ہو، یا بیوی ہو ہر ایک کو رحمت اور باعث سکون بنایا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بلوغ کو پہنچ گئیں تو قیامت کے روز میں اور وہ اس طرح ہوں گے، جیسے میرے ہاتھ کی انگلیاں (مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب)

ایک موقعہ پر آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی نعمتوں میں بہترین نعمت نیک بیوی ہے۔ (نسائی کتاب النکاح)

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی نعمتوں میں سب سے زیادہ محبوب عورت اور خوشبو ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ (نسائی کتاب عشرہ النساء)

درحقیقت اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے عورت کی فطرت کا لحاظ کرتے ہوئے اس کو ظلم وجبر سے نکال کر عزت وسربلندی عطا فرمائی۔ اسلامی سوسائٹی میں عورت کو وہ بلند مقام حاصل ہوا جس کی نظیر دنیا کی کسی سوسائٹی میں نہیں ملتی۔

جس طرح مرد کے لئے عزت اور ترقی اور کامیابی اسی میں ہے کہ وہ مرد رہے اور مردانہ خدمات انجام دے۔ اسی طرح عورت کے لئے عزت وترقی اور کامیابی اسی میں ہے کہ وہ عورت رہے اور زنانہ خدمات انجام دے۔ کیونکہ عورت کے لئے عورت کے دائرہ کار میں ہی اس کی ترقی اور کامیابی کی راہیں کھلی ہیں۔